



یہ مقالہ انبیاء کی تعداد، معجزات، مقام اور شریعت کے بارے میں ہے

انبیا کو خدا اپنی طرف لوگوں کو دعوت دینے کیلئے انتخاب کرتا ہے اور خدا وحی کے ذریعے ان کے ساتھ رابطے میں ہوتا ہے۔ معصوم ہونا، غیب کا علم رکھنا، معجزہ اور خدا سے وحی کو حاصل کرنا انکی خصوصیات میں سے ہے۔ قرآن کریم نے حضرت ابراہیم کیلئے آگ کے سرد ہونے، عصائے موسیٰ کے اڑدہا میں تبدیل ہونے اور حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں مردوں کے زندہ ہونے اور قرآن پاک جیسے معجزات کو انبیا کے معجزات کے طور پر ذکر کیا ہے۔

فضیلت کے لحاظ سے انبیا کے مراتب مختلف ہیں۔ بعض انبیا مقام نبوت کے ساتھ رسالت اور بعض اس کے ساتھ امامت کے عہدے پر فائز تھے۔ روایات کی روشنی میں اولی العزم انبیا (نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ و محمد علیہم السلام) دیگر پیغمبروں پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی طرح انبیا میں سے حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ اور آخری نبی حضرت محمد صاحب شریعت ہیں۔ مشہور قول کی بنا پر انبیا کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) ہے اور ان میں سے 25 انبیا کے اسما قرآن مجید میں مذکور ہوئے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے اور حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آخری نبی ہیں۔ شیعہ علما نے انبیا کی تاریخ اپنی کتب میں ذکر کی اور ان کے متعلق جداگانہ کتابیں بھی لکھی ہیں۔ النور المبین فی قصص الانبیاء و المرسلین، تالیف سید نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء، مؤلف راوندی، تنزیہ الانبیاء اثر سید مرتضیٰ اور حیات القلوب تالیف علامہ مجلسی ان کتب میں سے ہیں۔

پیغمبر

پیامبر یا نبی کسی واسطے کے بغیر خدا سے خبر دیتا ہے [1] اور وہ خدا اور اسکی مخلوق کے درمیان واسطہ ہوتا ہے نیز وہ مخلوق خدا کو خدا کی طرف بلاتا ہے۔ [2]

وحی حاصل کرنا اور اسے لوگوں تک پہنچانا، علم غیب رکھنا، [3] اور معصوم ہونا [4] پیغمبروں کی خصوصیات ہیں۔ اکثر متکلمین معتقد ہیں کہ انبیا زندگی کے تمام مراحل میں گناہ و خطا سے معصوم ہیں؛ [5] اسی لئے قرآن میں جہاں انبیا کے استغفار اور خدا کی طرف سے ان کی بخشش کا ذکر ہوا ہے، [6] جیسے مصری شخص کا حضرت موسیٰ کے ہاتھوں قتل، [7] حضرت یونس کا رسالت کو چھوڑنا [8] حضرت آدم کا ممنوعہ پھل کھانا [9] وغیرہ کو ترک اولیٰ سے تفسیر کی ہے۔ ان کے مقابلے میں کچھ متکلمین انبیا کو صرف نبوت سے مربوط امور میں معصوم سمجھتے ہیں۔ اور زندگی کے دیگر امور میں وہ سہو النبی کے قائل ہیں۔ [10]

انبیا کے نام اور تعداد

انبیا کی تعداد کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ علامہ طباطبائی کے مطابق انبیا کی تعداد کے متعلق مشہور روایت ایک لاکھ چوبیس ہزار کی ہے۔ [11] اس روایت کے مطابق ۳۱۳ رسول، ۶۰۰ بنی اسرائیل کے انبیا اور چار انبیاء (ہود، صالح، شعیب و محمد) عرب ہیں۔ [12] دیگر بعض روایات میں انبیا کی تعداد ۸ ہزار، [13] 3 لاکھ 20 ہزار، [14] اور 1 لاکھ 44 ہزار [15] نیز مذکور ہوئی ہے۔ علامہ مجلسی نے احتمال دیا ہے کہ ۸ ہزار کا عدد بزرگ پیغمبروں سے مربوط ہے۔ [16] پہلے پیغمبر حضرت آدم [17] اور آخری پیغمبر حضرت محمد ہیں۔ [18]

قرآن نے چند پیغمبروں کے نام لئے ہیں۔ [19] آدم، نوح، ادریس، ہود، صالح، ابراہیم، لوط، اسماعیل، الیسع، ذوالکفل، الیاس، یونس، اسحاق، یعقوب، یوسف، شعیب، موسیٰ، ہارون، داوود، سلیمان، ایوب، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور محمد ان اسما میں سے ہیں جو قرآن میں مذکور ہوئے ہیں۔ [20] بعض مفسرین معتقد ہیں کہ اسماعیل بن حزقیل [نوٹ 1] نیز در قرآن آمدہ است۔ [21]

کہا گیا ہے کہ قرآن نے بعض انبیا کے ناموں کی بجائے ان کے اوصاف جیسے عزیر، ارمیا اور شموئیل ذکر کئے ہیں۔ [22] قرآن کریم کے ایک سورے کا نام انبیاء ہے نیز بعض سوروں کے نام انبیا کے ناموں پر رکھے گئے ہیں جیسے یونس، ہود، یوسف، ابراہیم، محمد و نوح۔

روایات میں شیث، [23] حزقیل، [24] حبقوق، [25] دانیال، [26] جرجیس، [27] عزیر، [28] حنظلہ [29] و ارمیا [30] انبیا کے نام سے ذکر ہوئے ہیں۔ حضرت خضر، [31] خالد بن سنان [32] اور ذی القرنین [33] کے نبی ہونے میں اختلاف ہے۔

قرآنی آیات کی بنا پر ایک زمانے میں ایک سے زیادہ نبی بھی رہے ہیں مثلاً موسیٰ ہارون [34] کے زمانے اور ابراہیم لوط [35] ایک ہی زمانے میں رہے۔

قرآن میں انبیاء کا تذکرہ

نام	تکرار	عہدین میں نام	نبی	رسول	امام	کتاب	قوم	مدفن	شریعت
آدم	17	Adam						نجف	
ادریس	2	Enoch	نبی [36]					آسمان پر [37]	
نوح	43	Noah	نبی [38]	رسول [39]				نجف	ہاں [40]
ہود	7	Eber		رسول [41]			عاد [42]	نجف	
صالح	9			رسول [43]			ثمود [44]	نجف	
ابراہیم	69	Abraham	نبی [45]	رسول [46]	امام [47]	صُحُف [48]		الخلیل (فلسطین)	ہاں [40]
لوط	27	Lot	نبی [38]	رسول [49]				فلسطین	
اسماعیل	11	Ishmael	نبی [50]					مسجد الحرام	
اسماعیل (صادق الوعد)	1		نبی [51]						
اسحاق	17	Isaac	نبی [52]		امام [53]			الخلیل (فلسطین)	
یعقوب	16	Jacob	نبی [52]		امام [53]			جامع الخلیل (فلسطین)	
یوسف	27	Joseph	نبی [38]				بنی اسرائیل	جامع الخلیل (فلسطین)	
ایوب	4	Job	نبی [38]					حوران	
شعیب	11	Jethro, Reuel, Hobab		رسول [54]				بیت المقدس	
موسیٰ	136	Moses	نبی [56]	رسول [56]		تورات [57]	فرعونیان [58] و بنی اسرائیل [59]	اطراف بیت المقدس	ہاں [40]
ہارون	19	Aaron	نبی [60]	رسول [61]			فرعونیان [62] و بنی اسرائیل [63]	اطراف طور سینا	
ذوالکفل	2	Ezekiel						کوفہ اور حلہ کے درمیان	
داود	16	David	نبی [38]			زبور [64]		بیت المقدس	
سلیمان	17	Solomon	نبی [38]					بیت المقدس	
الیاس	2	(Elijah (Elias	نبی [38]	رسول [65]				آسمان پر	
الیسع	2	Elisha	نبی [38]					دمشق	
یونس	4	Jonah	نبی [38]	رسول [66]				کوفہ	
زکریا	7	Zechariah	نبی [38]					بیت المقدس	
یحییٰ	5	John the Baptist	نبی [67]					مسجد اموی، دمشق	
عیسیٰ	25	Jesus	نبی [68]	رسول [69]		انجیل [70]	بنی اسرائیل [71]	عروج بہ آسمان	ہاں [40]

نام	تکرار عہدین میں نام	نبی	رسول	امام	کتاب	قوم	مدفن	شریعت
حضرت محمدؐ	4	نبی [72]	رسول [73]		قرآن [74]	تمام لوگ [75]	مدینہ	ہاں [40]

درجات اور مراتب

سورہ اسراء کی 55 ویں آیت [نوٹ 2] کے پیش نظر انبیا مقام و منزلت میں یکساں نہیں ہیں بلکہ ان میں بعض دوسرے بعض پر فضیلت اور برتری رکھتے ہیں۔ احادیث میں مقام پیغمبر اکرمؐ دیگر تمام انبیا سے برتر ہے۔ [76] یہودیوں کی نگاہ میں بنی اسرائیل کے انبیا دوسرے انبیا پر فضیلت رکھتے ہیں اور ان میں سے حضرت موسیٰ دوسروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ [77] اولوالعزم

علامہ طباطبائی کے نزدیک احقاف کی ۳۵ ویں آیت میں شریعت مراد ہے اور اولوالعزم سے صاحب شریعت پیغمبر مراد ہیں۔ ان کی نظر میں پانچ پیغمبر (نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ و محمد) اولوالعزم نبی ہیں۔ [78] بعض قائل ہیں کہ اولوالعزم صاحبان شریعت انبیا میں منحصر نہیں ہیں۔ [79] روایت کی بنا پر اولوالعزم پیغمبر دوسرے انبیا پر فضیلت رکھتے ہیں۔ [80] مقام رسالت

مشہور قول کی بنا پر نبی کا مفہوم رسول سے زیادہ وسیع ہے اس بنا پر ہر رسول نبی ہے لیکن بعض انبیا رسول نہیں ہیں۔ [81] ایک حدیث کی بنا پر انبیا میں سے ۳۱۳ رسول تھے۔ [82]

رسول اور نبی کے درمیان فرق:

رسول بیداری اور خواب میں وحی حاصل کرتا ہے لیکن نبی صرف خواب میں وحی دریافت کرتا ہے۔ [83] رسول پر وحی جبرئیل کے ذریعے ابلاغ ہوتی ہے جبکہ نبی دوسرے فرشتوں کے ذریعے یا قلبی الہام یا سچے خواب کی صورت میں قبول کرتا ہے۔ [84] رسول مقام نبوت کے ساتھ ساتھ اتمام حجت کا بھی حامل ہوتا ہے۔ [85] رسول صاحب شرعیّت ہوتا ہے اور احکام وضع کرتا ہے لیکن نبی صرف محافظ شریعت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ طبرسی نے اس قول کو حاحظ سے منسوب کیا ہے [86] البتہ طبرسی جیسے بعض مفسرین نبی اور رسول کے مترادف سمجھتے ہیں۔ [87]

مقام امامت

آیت ابتلائے ابراہیم کی بنا پر بعض انبیا مقام امامت کے عہدے پر بھی فائز تھے۔ [88] بعض روایات میں مقام امامت کو مقام نبوت پر فوقیت دی گئی ہے کیونکہ یہ مقام حضرت ابراہیم کو نبوت عطا کرنے کے بعد عمر کے آخری حصے میں عطا کیا گیا۔ [89] سورہ انبیاء میں حضرت ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور لوط کو امام کہا گیا

ہے۔ [90] امام صادق (ع) سے مروی ایک حدیث کے مطابق تمام اولوالعزم انبیا مقام امامت پر بھی فائز تھے۔ [91]
فرشتوں پر برتری

شیخ مفید، امامیہ اور اہل سنت میں سے اہل حدیث انبیا کے مقام کو فرشتوں سے برتر سمجھتے ہیں لیکن اکثر معتزلہ فرشتوں کو انبیا سے افضل سمجھتے ہیں۔ [92] بعض احادیث پیامبر ختمی مرتبت اور ائمہ اثنا عشر کو فرشتوں پر فضیلت دیتی ہیں۔ [93]
کتاب اور شریعت

انبیا میں سے بعض صاحبان شریعت تھے۔ آیات قرآنی کے مطابق زبور کتاب حضرت داوود [94]، تورات کتاب حضرت موسیٰ [نوٹ 3]، انجیل کتاب حضرت عیسیٰ [95] اور قرآن کتاب حضرت محمد (ص) [96] ہے۔ قرآن نے حضرت ابراہیم کیلئے کتاب کا نام نہیں لیا لیکن «صُحُف» کے ان کیلئے استعمال کیا ہے۔ [97] اسی طرح ایک حدیث کی بنا پر خداوند نے ۵۰ صحیفے حضرت شیث، ۳۰ صحیفے حضرت ادريس اور ۲۰ صحیفے حضرت ابراہیم کیلئے بھیجے۔ [98]

مفسروں نے سورہ شوریٰ، آیہ ۱۳ [نوٹ 4] کے پیش نظر حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد کو صاحبان شریعت انبیا کہا ہے۔ [99] بعض روایات میں انبیا کے اولوالعزم ہونے کی علت صاحب شریعت بیان ہوئی ہے۔ [100]

علامہ طباطبائی نے کہا ہے کہ اولوالعزم انبیا میں سے ہر ایک صاحب شریعت نبی تھا۔ [101] نیز وہ معتقد ہیں کہ حضرت داوود، [102] شیث اور حضرت ادريس، [103] جیسے غیر اولوالعزم انبیا کا صاحب کتاب ہونا اولوالعزم انبیا کے صاحب شریعت ہونے کے ساتھ کسی قسم کا منافات نہیں رکھتا ہے کیونکہ غیر اولوالعزم انبیا پر نازل ہونے والی کتابیں احکام اور شریعت پر مشتمل نہیں تھیں۔ [104]
معجزات

معجزہ کے ذریعے نبوت کے سچے دعویداروں کو نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے جدا کیا جاتا ہے۔ معجزہ وہ غیر معمولی کام ہے جو خدا کی جانب سے پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ ادعائے نبوت اور تحدی کے ساتھ ہوتا ہے۔ [105] قرآن نے پیغمبروں کے بعض معجزات ذکر کئے ہیں جیسے ناقہ صالح، [106] حضرت ابراہیم کیلئے گ کا ٹھنڈا ہونا، [107] حضرت ابراہیم کے ہاتھوں چار پرندوں کا زندہ ہونا، [108] حضرت موسیٰ کے نو معجزے جن میں عصا کا اڑدہا میں تبدیل ہونا، [109] فرزندان بنی اسرائیل کیلئے بارہ چشموں کا جاری ہونا، [110] بنی اسرائیل کی نجات کیلئے دریا کا شگافتہ ہونا، [111] ید بیضا، [112] حضرت عیسیٰ کے معجزات حضرت عیسیٰ جیسے بیماروں کو شفا دینا، مردوں کو زندہ کرنا، گیلی مٹی کا پرندہ میں تبدیل ہونا، [113] اور معجزات پیغمبر اکرم جیسے قرآن کریم [114] اور شق القمر [115] انبیا کے مشہور معجزات میں سے ہیں کہ جن کی طرف قرآن نے اشارہ کیا ہے۔ ابن جوزی کے مطابق اسلامی مصادر نے رسول اکرم کے ۱۰۰۰ معجزے ذکر کئے ہیں۔ [116]

مختلف زمانے میں لوگوں کی احتیاج اور ان کی معلومات کے متفاوت ہونے کی وجہ سے معجزوں میں بھی تفاوت پایا جاتا ہے۔ حکمت الہی نبی کے مخاطبین کی ضرورت اور اس کے مناسب معجزے کا اقتضا کرتی ہے۔ نمونے کے طور پر حضرت موسیٰ کے زمانے میں جادو و سحر رواج رکھتا تھا لہذا خداوند نے موسیٰ کا معجزہ عصا کو قرار دیا تا کہ جادوگر اس جیسا پیش کرنے سے قاصر ہوں اور دوسروں پر خدا کی حجت تمام ہو۔ [117]

متکلمین کی اصطلاح میں بعثت انبیا سے پہلے رونما ہونے والے غیر معمولی واقعات کو ارہاصات کہا جاتا ہے۔ ان کے ظاہر ہونے کا ہدف یہ ہے کہ بعثت انبیا کے بعد لوگ ان جیسے واقعات رونما ہونے کی صورت میں قبول کرنے میں کسی قسم کی پس و پیش سے کام نہ لیں گویا ارہاصات لوگوں کو غیر معمولی افعال قبول کرنے کی تیاری اور آمادہ کرنے کی غرض سے انجام پاتے ہیں۔ [118] دریائے نیل سے حضرت موسیٰ کا نجات پانا، حضرت عیسیٰ کا گہوارے میں بات کرنا، [119] ایران کی سر زمین پر دریاچہ ساوہ کا خشک ہونا، محلات کسری کا لرزنا، آتشکدہ فارس کا خاموش ہونا اور رسول اللہ کی ولادت کے موقعہ پر رونما ہونے والے واقعات [120] کو پیغمبروں کے ارہاصات میں سے گنا جاتا ہے۔

کتاب شناسی

مسلمان محدثین، مفسرین اور متکلمین نے اپنے آثار میں انبیا کے متعلق مطالب ذکر کئے ہیں۔ علامہ مجلسی نے کتاب بحار الانوار کی چار جلدیں انبیا سے متعلق روایات [121] اور بحار الانوار کی نو (۹) جلدیں پیغمبر اکرمؐ کی تاریخ سے مخصوص کی ہیں۔ [122] اسی طرح انبیا کے متعلق جداگانہ کتابیں بھی تالیف کی گئی ہیں کہ جن میں سے اکثر قصص انبیا کے عنوان کے تحت طبع ہوئیں۔ ان میں اکثر انبیا کے حالات زندگی اور گاہے ان سے مربوط عقائدی اباحت بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند کے اسما درج ذیل ذکر کئے جاتے ہیں:

النُّورُ الْمُبِينُ فِي قِصَصِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ: یہ کتاب سید نعمت اللہ جزائری (۱۰۵۰-۱۱۱۲ق) کی تالیف ہے۔ یہ شیعہ روایات میں مذکور ہونے والے انبیا کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ مصنف نے کتاب کے مقدمے میں تعداد انبیا، ان میں مشترک پائی جانے والی اشیا، اولوالعزم انبیا اور نبی اور امام کے درمیان فرق جیسی اباحت ذکر کی ہیں۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی اور فارسی زبان میں «داستان پیامبران یا قصہ ہای قرآن از آدم تا خاتم» کے نام سے ترجمہ ہو کر طبع ہوئی۔

قصص الانبیا راوندی؛ یہ کتاب قطب الدین راوندی کی تالیف ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں ترتیب زمانی کے لحاظ سے انبیا کے حالات ذکر کئے ہیں۔

تنزیہ الانبیا و الائمة: سید مرتضیٰ (۱۳۵۵-۱۴۳۶ق) نے اسے انبیا کی عصمت کے اثبات کیلئے عربی زبان میں تالیف کیا۔ مصنف اس کتاب میں انبیا کو ہر قسم کی خطا، گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معصوم سمجھتا ہے۔ [123]

وقایع السنین و الاعوام: سید عبدالحسین خاتون آبادی (متوفی ۱۱۰۵ق) کی تالیف ہے۔ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ انبیا کی تاریخ سے متعلق ہے۔ اس حصے میں مصنف نے انبیا کے اسما، طول عمر اور بعض انبیا کے احوال ذکر کئے جبکہ دیگر دو حصوں میں رسول اللہ کے زمانے میں رونما ہونے والے واقعات بیان کئے ہیں۔ وقایع السنین کے نام سے فارسی زبان میں ترجمہ ہوئی ہے۔

لطائف قصص الأنبياء عليهم السلام: سہل بن عبد اللہ تستری (متوفی ۲۳۸ق) کا اثر ہے۔ اس کتاب میں آیات و روایات کی روشنی میں پیغمبروں کی زندگی کے متعلق نکات بیان ہوئے ہیں۔

حیات القلوب: علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ق) کی تالیف ہے۔ اس میں انبیا اور ان کے جانشینوں کے حالات زندگی بیان ہوئے ہیں۔ مجلسی نے اس کتاب میں نبوت عامہ، خلافت امام علی (ع)، وجوب وجود امام، امام کے منصوب

ہونے اور عصمت کی اباحت بھی ذکر کی ہیں۔

اسی طرح اہل سنت علما میں سے قصص الأنبياء المسمى عرائس المجالس، تالیف احمد بن محمد ثعلبی؛ قصص الانبياء، ابن کثیر اور قصص الانبياء اثر ابواسحاق نیشابوری بھی قابل ذکر ہیں۔

حوالہ جات

- طریحی، مجمع البحرين، ۱۳۷۵ش، ج ۱، ص ۳۷۵۔
- مصطفوی، التحقيق في كلمات القرآن الكريم، ۱۳۶۸ش، ج ۱۲، ص ۵۵۔
- طوسی، التبيان، داراحیاء التراث العربی، ج ۲، ص ۴۵۹۔
- مفید، عدم سہو النبی، ۱۴۱۳ق، ص ۳۰۲۹؛ سید مرتضی، تنزیہ الأنبياء، ۱۳۸۷ش، ص ۳۴۔
- مفید، عدم سہو النبی، ۱۴۱۳ق، ص ۳۰۲۹؛ سید مرتضی، تنزیہ الأنبياء، ۱۳۸۷ش، ص ۳۴۔
- دیکھیں: سورہ قصص، آیہ ۱۶؛ سورہ انبیاء، آیہ ۸۷؛ سورہ طہ، آیہ ۱۲۱۔
- مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۲ش، ج ۱۶، ص ۲۲، ۲۳۔
- طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۱۴، ص ۳۱۵۔
- طبرسی، مجمع البیان، ۱۳۷۲، ج ۷، ص ۵۶؛ مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۲ش، ج ۱۳، ص ۳۲۳۔
- صدوق، من لا یحضرہ الفقیہ، ۱۴۱۳ق، ج ۱، ص ۳۶۰۔
- طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۲، ص ۱۴۴۔
- دیکھیں: صدوق، الخصال، ۱۳۶۲ش، ج ۲، ص ۵۲۲؛ صدوق، معانی الاخبار، ۱۴۰۳ق، ص ۳۳۳؛ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۷ق، ج ۱۱، ص ۳۲، ج ۷، ص ۷۱۔
- طوسی، الامالی، ۱۴۱۴ق، ص ۳۹۷؛ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۷ق، ج ۱۱، ص ۳۱۔
- مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۷ق، ج ۱۱، ص ۶۰۔
- مفید، الاختصاص، ۱۴۱۳ق، ص ۲۶۳؛ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۷ق، ج ۱۶، ص ۳۵۲۔
- مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۷ق، ج ۱۱، ص ۳۱۔
- مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۷ق، ج ۱۱، ص ۳۲۔
- سورہ احزاب، آیہ ۲۰۔
- سورہ نساء، آیہ ۱۶۲۔
- طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۲، ص ۱۴۱۔
- طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۱۴، ص ۶۳۔
- طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۲، ص ۳۱۳۔
- صدوق، الخصال، ۱۳۶۲ش، ج ۲، ص ۵۲۴۔
- قطب راوندی، قصص الانبياء، ۱۴۰۹ق، ص ۲۵۴۱-۲۴۲۔
- مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۱۴، ص ۱۶۳۔
- مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۱۳، ص ۴۴۸۔
- قطب راوندی، قصص النبیاء، ۱۴۰۹ق، ص ۲۳۸۔
- مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۱۳، ص ۴۴۸۔

مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۱۴، ص ۱۵۶.

مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۱۴، ص ۳۷۳؛ قطب راوندی، قصص الانبیاء، ۱۴۰۹ق، ص ۲۲۴.

دیکھیں: طوسی، التبیان، دار احیا التراث العربی، ج ۷، ص ۸۲.

مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۱۴، ص ۴۴۸-۴۵۱.

فخر رازی، مفاتیح الغیب، ۱۴۲۰ق، ج ۲۱، ص ۴۹۵.

سورہ مریم، آیہ ۵۳.

سورہ ہود، آیہ ۷۴.

(وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا) مریم/56

روایات ذیل آیہ وَ رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم/57)

اس تک اوپر جائیں: 38.0 38.1 38.2 38.3 38.4 38.5 38.6 38.7 38.8 38.9 (أُولَئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ). انعام/۸۹

(إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ). شعراء/107

اس تک اوپر جائیں: 40.0 40.1 40.2 40.3 40.4 (شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى). شوری/13

(إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ). شعراء/125

(وَأِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا). اعراف/65

(إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ). شعراء/143

قرآن 7:73

(وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا) مریم/41

(أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ). توبہ/70

(وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

الظَّالِمِينَ). بقرہ/124

(صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى). اعلیٰ/1۹

(إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ). شعراء/162

(أُولَئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ). انعام/۸۹

(وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا) مریم/54

اس تک اوپر جائیں: 52.0 52.1 (فَلَمَّا اغْتَرَزْلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ وَ كَلَّمَا^{۱۴۶}

جَعَلْنَا نَبِيًّا) مریم/4۹

اس تک اوپر جائیں: 53.0 53.1 (وَ جَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا) انبیاء/73

(إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ). شعراء/17۸

(وَ إِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا). اعراف/۸5

اس تک اوپر جائیں: 56.0 56.1 (وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَ كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا) مریم/51

(إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيهَا هُدًى وَ نُورًا) مائدہ/44

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى وَ هَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ مَلِئَهُ بَايَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَ كَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ) یونس/75

(وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ.) ابراهيم/5

(وَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا.) مريم/53

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَى وَ أَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَ سُلْطَانٍ مُبِينٍ.) مؤمنون/45

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُوسَى وَ هَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَ مَلِيَّهُ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَ كَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ.) يونس/75

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَ إِنَّ رَبَّكُمْ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي وَ أَطِيعُوا أَمْرِي.) طه/90

(وَ آتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا.) اسراء/55

(وَ إِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ.) صافات/123

(وَ إِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ.) صافات/139

(فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَ هُوَ قَائِمٌ يَصَلِي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يَبْشِّرُكَ بِخَبْرٍ مُّصَدِّقٍ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَ سَيِّدًا وَ حَصُورًا

وَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ.) آل عمران/39

(قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ءَاتَنِي الْكِتَابَ وَ جَعَلَنِي نَبِيًّا.) مريم/30

(إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ.) نساء/171

(وَ قَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ ءَاتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ.) حديد/27

(وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيِ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ

يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.) صف/6

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَ لَكِن رَسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ.) احزاب/44

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَ لَكِن رَسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ.) احزاب/40

(وَ كَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّنُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَ مَن حَوْلَهَا.) شورى/7

(وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا.) سبأ/28

صدوق، كمال الدين، ١٣٩٥ق، ج١، ص٢٥٤.

طاهري آكردي، يهوديت، ١٣٩٠ش، ص١٤٣.

طباطبايي، الميزان، ١٤١٧ق، ج٢، ص١٤١.

مصباح يزدي، راه و راهنماشناسي، ١٣٩٣ش، ص٢٠٢.

طباطبايي، الميزان، ١٤١٧ق، ج٢، ص١٤٥.

مفيد، اوائل المقالات، ١٤١٣ق، ص٤٥.

صدوق، الخصال، ١٣٦٢ش، ج٢، ص٥٢٤؛ مجلسي، بحار الانوار، ١٤٠٧ق، ج١١، ص٣٢، ج٧٤، ص٧١.

كليني، الكافي، ١٤٠٧ق، ج١، ص١٧٦-١٧٧.

كليني، الكافي، ١٤٠٧ق، ج١، ص١٧٦-١٧٧.

مصباح يزدي، راه و راهنماشناسي، ١٣٩٣ش، ص٥٥.

طبرسي، مجمع البيان، ١٣٧٢ش، ج٧، ص١٤٤.

طبرسي، مجمع البيان، ١٣٧٢ش، ج٧، ص١٤٤-١٤٥.

سوره بقره، آيه ١٢٢.

بحراني، البرهان، ١٤١٦ق، ج١، ص٣٢٣.

سوره انبياء، آيات ٦٩ تا ٤٣.

كلينى، الكافى، ١٤٠٧ق، ج١، ص١٧٥.
مفيد، اوائل المقالات، ١٤١٣ق، ص٤٩-٥٠.
صدوق، كمال الدين، ج١، ص٢٥٤.
سوره اسراء، آيه٥٥.
سوره حديد، آيه٢٤.
سوره شورى، آيه٤.
سوره اعلى، آيه١٩.
صدوق، الخصال، ١٣٦٢ش، ج٢، ص٥٢٤.
طباطبايى، الميزان، ١٤١٧ق، ج٢، ص١٤١.
صدوق، عيون اخبار الرضا، ١٣٧٨ق، ج٢، ص٨٠.
طباطبايى، الميزان، ١٤١٧ق، ج٢، ص١٤١.
سوره نساء، آيه١٦٣.
صدوق، الخصال، ١٣٦٢ش، ج٢، ص٥٢٤.
طباطبايى، الميزان، ١٤١٧ق، ج٢، ص١٤١.
مفيد، النكت الاعتقاديّه، ١٤١٣ق، ص٣٥.
سوره اعراف، آيه٤٣.
سوره انبياء، آيه٦٩.
سوره بقره، آيه٢٦٠.
سوره شعراء، آيه٣٢.
سوره بقره، آيه٦٠.
سوره شعراء، آيه٦٣.
سوره اعراف: آيه١٠٨؛ سوره طه، آيه٢٢؛ سوره شعراء، آيه٣٣؛ سوره نمل، آيه١٢؛ سوره قصص، آيه٣٢.
سوره آل عمران، آيه٢٩؛ سوره مائده، آيه١١٠.
سوره طور، آيه٣٢.
سوره قمر، آيه١.
ابن جوزى، المنتظم، ١٤١٢ق، ج١٥، ص١٢٩.
طيب، اطيب البيان، ١٣٧٨ش، ج١، ص٤٢.
تهانوى، موسوعة كشاف اصطلاحات، مكتبه لبنان، ج١، ص١٢١.
جعفرى، تفسير كوثر، ١٣٧٧ش، ج٣، ص٣٠٠.
ابن كثير، البدايه و النهايه، ١٢٠٤ق، ج٢، ص٢٦٨؛ يعقوبى، تاريخ يعقوبى، دارصادر، ج٢، ص٨.
مجلسى، بحار الانوار، ١٤٠٣ق، ج١١-١٥.
مجلسى، بحار الانوار، ١٤٠٣ق، ج١٥-٢٤.
سيد مرتضى، تنزيه الأنبياء، ١٣٨٤ش، ص٣٢.

اسماعیل بن حزقیل بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے ہیں۔ علامہ طباطبائی معتقد ہے کہ منظور قرآن از اسماعیل در آیہ «وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا» (سورہ مریم، آیہ ۵۴)، کی آیت میں اسماعیل بن حزقیل مراد ہیں۔ (طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۱۲، ص ۶۳)۔

ہم نے بعض انبیا کو بعض پر فضیلت دی ہے

اگرچہ قرآن نے تورات کے حضرت موسیٰ پر نازل ہونے کی تصریح نہیں کی ہے لیکن تورات کے نزول کو خدا کی طرف سے نازل کردہ کہا ہے۔ (سورہ مائدہ، آیہ ۴۴) نیز حضرت موسیٰ پر نزول الواح کی تائید کی ہے۔ (سورہ اعراف، آیہ ۱۵۴) بعض مفسری ن کے مطابق الواح ہی تورات ہے۔ (طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج ۸، ص ۲۵۰)۔ اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح(ع) کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے بذریعہ وحی آپ(ص) کی طرف بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم(ع)، موسیٰ(ع) اور عیسیٰ(ع) کو حکم دیا تھا...

مآخذ

ابن جوزی، عبدالرحمن بن علی، المنتظم فی تاریخ الامم و الملوک، تحقیق: محمد عبدالقادر عطا و مصطفیٰ عبدالقادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۲ق/۱۹۹۲م۔

بحرانی، سید ہاشم، البرہان فی تفسیر القرآن، تہران، بنیاد بعثت، ۱۴۱۶ق۔

تہانوی، محمدعلی بن علی، موسوعة کشاف اصطلاحات الفنون و العلوم، تحقیق: علی فرید دحروج، بیروت، مکتبة لبنان ناشرون، بی تا۔

جعفری، یعقوب، تفسیر کوثر، قم، ہجرت، ۱۳۷۷ش۔

سید مرتضیٰ علم الہدی، تنزیہ الأنبیاء و الأئمہ، تحقیق: فارس حسون کریم، قم، بوستان کتاب،

۱۳۸۰ش/۱۴۲۲ق۔

صدوق، محمد بن علی، کمال الدین و تمام النعمۃ، تصحیح: علی اکبر غفاری، تہران، اسلامیہ، ۱۳۹۵ق۔

صدوق، محمد بن علی، الخصال، تصحیح: علی اکبر غفاری، قم، جامعہ مدرسین، ۱۳۶۲ش۔

صدوق، محمد بن علی، عیون اخبار الرضا علیہ السلام، تصحیح: مہدی لاجوردی، تہران، نشر جہان، ۱۳۷۸ق۔

صدوق، محمد بن علی، معانی الاخبار، تصحیح: علی اکبر غفاری، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ

مدرسین حوزہ علمیہ قم، ۱۴۰۳ق۔

صدوق، محمد بن علی، من لا یحضرہ الفقیہ، تصحیح: علی اکبر غفاری، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ

جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم، ۱۴۱۳ق۔

طاہری آکردی، محمدحسین، یہودیت، مرکز بین المللی ترجمہ و نشر المصطفیٰ(ص)، ۱۳۹۰ش/۱۴۳۲ق۔

طباطبائی، سید محمدحسین، المیزان فی تفسیر القرآن، قم، دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین حوزہ

علمیہ قم، ۱۴۱۷ق۔

طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، تہران، ناصر خسرو، ۱۳۷۲ش۔

طریحی، فخرالدین بن محمد، مجمع البحرین، تصحیح: احمد حسینی اشکوری، تہران، مرتضوی، ۱۳۷۵ش۔

طوسی، محمد بن حسن، الامالی، تصحیح: مؤسسة البعث، قم، دار الثقافہ، ۱۴۱۲ق۔

طوسی، محمد بن حسن، التبیان فی تفسیر القرآن، تحقیق: احمد قصیر عاملی، بیروت، دار احیا التراث العربی،

بی تا۔

طیب، سید عبدالحسین، اطیب البیان فی تفسیر القرآن، تهران، اسلام، ۱۳۷۸ش.
فخر رازی، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ق.
قطب راوندی، سعید بن بته الله، قصص الانبیاء، تصحیح: غلامرضا عرفانیان یزدی، مشهد، مرکز پژوهش‌های
اسلامی، ۱۴۰۹ق.

کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، تصحیح: علی‌اکبر غفاری و محمد آخوندی، تهران، دار الکتب الإسلامية،
۱۴۰۷ق.

مجلسی، محمدباقر، بحار الانوار، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۳ق.
مصباح یزدی، محمدتقی، راه و راهنماشناسی، بازنگری: مصطفی کریمی، قم، انتشارات مؤسسه آموزشی و
پژوهشی امام خمینی، ۱۳۹۳ش.

مصطفوی، حسن، التحقيق فی کلمات القرآن الکریم، تهران، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، ۱۳۶۸ش.
مفید، محمد بن محمد، الاختصاص، تصحیح: علی‌اکبر غفاری و محمود محزومی زرندي، قم، المؤتمر العالمی
لألفية الشيخ المفید، ۱۴۱۳ق.

مفید، محمد بن محمد، النکت الاعتقادیة، قم، المؤتمر العالمی للشيخ المفید، ۱۴۱۳ق.
مفید، محمد بن محمد، اوائل المقالات فی المذاهب و المختارات، قم، المؤتمر العالمی للشيخ المفید، ۱۴۱۳ق.
مفید، محمد بن محمد، عدم سهو النبی، قم، المؤتمر العالمی للشيخ المفید، ۱۴۱۳ق.
مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونه، تهران، دار الکتب الإسلامية، ۱۳۷۴ش.